116641 ـ بیوی دعوی کرے کہ خاوند نے اسے طلاق دے دی اور خاوند اس سے انکار کرے یا بھول گیا ہو

سوال

میں نے اپنی بیوی کو پہلی طلاق دی اور اس سے رجوع بھی کر لیا، مشکل یہ ہے کہ بیوی کہتی ہے کہ میں نے اسے پہلے بھی طلاق دی تھی لیکن مجھے تو بالکل یاد نہیں کہ میں نے اسے طلاق دی تھی، لیکن اسے یاد ہے اور اس نے کسی کو بتایا بھی نہیں، حتی کہ میں نے اپنی والدہ سے بھی اس کے متعلق دریافت کیا لیکن انہیں بھی یاد نہیں، برائے مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب بیوی یہ دعوی کرے کہ خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے اور خاوند اس سے انکار کرے تو خاوند کے قول کا اعتبار کیا جائیگا، حتی کہ بیوی طلاق واقع ہونے کی گواہی اور دلیل پیش کرے، حکم اور قضاء کے اعتبار سے تو یہی ہے، اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کے دل کی بات کا علم رکھتا ہے.

مرد کے لیے زوجیت باقی رکھنے کا حکم دیا جائیگا، اور اگر بالفعل اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ تیسری طلاق ہو تو اس کے لیے بیوی حلال نہیں ہوگی یہ اللہ اور اس شخص کے مابین ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بیوی دعوی کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے اور خاوند اس سے انکار کرے تو خاوند کا قول معتبر ہوگا، کیونکہ اصل میں نکاح باقی ہے اور طلاق نہیں ہوئی، الا یہ کہ اگر بیوی اپنے اس دعوی کی کوئی دلیل پیش کرے اور اس میں بھی دو عادل گواہوں کی گواہی ہی قبول کی جائیگی ...

اور اگر اس کے پاس دلیل نہ ہو تو کیا قسم اٹھائے ؟

اس میں دو روایتیں ہیں؛ ابو الخطاب سے منقول ہے کہ قسم اٹھوائی جائیگی اور صحیح بھی یہی ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ليكن مدعى عليہ پر قسم ہو گى "

اور ايك روايت ميں ہے:

" جو انكار كرے اس پر قسم ہے "

اس ليے اگر تين طلاق دے ديں اور بيوى نے سن ليا اور خاوند اس سے انكار كرے يا پھر بيوى كے نزديك دو عادل گواہوں كى بنا پر يہ ثابت ہو جائے تو پھر بيوى كے ليے حلال نہيں كہ وہ اسے اپنے نزديك آنے دے، اور عورت كو حسب استطاعت اس سے دور رہنا چاہيے اور جب بھى وہ اس كے پاس آنا چاہے تو وہ اس سے انكار كر دے، اگر اس كے پاس استطاعت ہو تو وہ فديہ دے كر آزاد ہو جائے.

امام احمد رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس كے ليے خاوند كے ساتھ رہنا صحيح نہيں.

اور ان كا يہ بھى كہنا ہے:

جتنى قدرت ركھتى ہو اسے فديہ دے كر اپنے آپ كو آزاد كرائے، اور اگر اسے مجبور كيا جائے تو وہ اس كے ليے زينت مت اختيار كرے اور نہ ہى اس كے قريب آئے بلكہ اگر استطاعت ركھتى ہو تو وہ بھاگ جائے.

اور اگر عورت كے پاس دو عادل شخص اس كى گواہى ديں تو وہ خاوند كے ساتھ مت رہے، اكثر اہل علم كا يہى قول ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 387).

اس بنا پر جب آپ كو يہ طلاق ياد نہيں تو يہ آپ پر شمار نہيں ہوگى، .. عدالت اور لوگوں كے سامنے تو آپ نے اپنى بيوى كو ايك ہى طلاق دى ہے.

ليكن ... جب بيوى كو يقين ہے كہ آپ نے اسے طلاق دى تھى تو وہ اس پر اعتماد كرے، اور جب كچھ ہو اور آپ اسے ايك اور طلاق دے ديں تو قضاء كے ہاں يہ دوسرى طلاق ہو گى اور آپ كى بيوى كے نزديك تيسرى طلاق ہو، اس ليے آپ كى بيوى پر واجب ہوگا كہ وہ حسب استطاعت آپ سے چھٹكارا پانے كے ليے فديہ دے، اور اس كے ليے آپ كے ساتھ رہنا حرام ہو جائيگا؛ جيسا كہ امام احمد رحمہ اللہ كى كلام بيان كى جا چكى ہے.

واللہ اعلم .